



سوال

(130) ایک جگہ بجماعت نماز عیدین ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت کے لوگ مع امام و سرداران جماعت آپس میں اتفاق کے ساتھ ایک عید گاہ مقرر کر کے بہت روز سے نماز عیدین بجماعت ادا کرتے رہے۔ اسی اثناء میں عید گاہ کے متصل بننے والے، یعنی متولی اور جو شخص عید گاہ کی نگرانی و حفاظت برابر کرتے تھے، ان سے کوئی افعال شنیعہ سرزد ہوا، اس لیے عام مسلمانوں کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ جس کے ساتھ شرعاً سلام و مصافحہ وغیرہ برتاؤ اسلام میں جائز نہیں، اگر وہاں ہم لوگ نماز عیدین پڑھنے کے لیے جائیں گے، اگر خاطر اُس کے ساتھ سلام وغیرہ کریں گے تو خداوند کریم کے نزدیک گنہگار ہوں گے، ورنہ خدا نخواستہ کوئی فساد پیدا ہونے کی امید ہے۔ اس لیے ان لوگوں نے مع اپنے امام و سرداران سب کے مشورہ و اتفاق کے ساتھ دوسری جگہ پسند کر کے دین کی رونق و ترقی کے واسطے عید گاہ مقرر کر کے نماز ادا کی ہے۔ آیا یہ از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز عیدین میں تفریق جماعت نہ کریں، بلکہ سب لوگ ایک ساتھ مل کر پڑھیں۔ تفریق جماعت کی وجہ جو مندرجہ سوال ہے، وہ تفریق جماعت کی علت نہیں ہو سکتی۔ تفریق جماعت میں دین کی کونسی رونق و ترقی ہو سکتی ہے؟ ہاں جن لوگوں سے سلام و مصافحہ وغیرہ فی الواقع شرعاً ناجائز ہوں، ان سے سلام و مصافحہ وغیرہ ترک کر دیں، تاکہ اس سے ان لوگوں کو تہبہ ہو۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((الصوم یوم تصومون، والفطر یوم تفترون، والأضحی یوم تضحون)) [1]

فسر بعض أهل العلم هذا الحدیث فقال: "إنما معنی هذا الحدیث أن الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس" (ترمذی: ۸۸/۱) واللہ تعالیٰ أعلم

[الوہابیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اس دن ہے جب تم روزہ رکھتے ہو، عید الفطر اس دن ہے، جس دن تم (رمضان مکمل کر کے) روزہ چھوڑتے ہو اور عید الاضحی اس دن ہے، جس دن تم قربانی کرتے ہو۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کا مفہوم یوں بیان کیا ہے: کہ روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا جماعت کے ساتھ اور لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ ہونا چاہیے]

کتبہ: محمد عبداللہ (۱۸ محرم ۱۳۲۷ھ)



[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٩٤) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٦٦٠)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعه فتاوى عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 280

محدث فتویٰ